احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار ۱۰ جولائی 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴

جلد 45-80 نمبر 153 | سوموار-11 صفر-1416ھ' 10 وفا 1374ھش' 10 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض لوگ اپنے عملوں سے خدا کو راضی کرتے اور بعض اپنے آپ کو تکالیف میں ڈال کر خدا کو راضی کرتے ہیں۔ ایک شخص کے دو خدمت گار ہیں۔ ایک کو وہ ایسے کام اور سفر پر روانہ کرتا ہے کہ جہاں اس کو سواری مل سکتی اور راستہ بھی سایہ دار اور ٹھنڈا ہے اور ہر طرح کا آرام ہے۔ دوسرے خدمتگار کو ایسی طرف روانہ کرتا ہے جس راستہ میں نہ تو سواری مل سکتی ہے اور نہ سایہ ہے بلکہ پیدل چلنا اور سخت گرمی اور دھوپ اور لو کا سامنا ہے۔ مگر وہ جانتا ہے کہ جس کو جتنی تکلیف ہوگی اس کو اتنا ہی بدلہ اور عوض خدمت دوں گا۔ پس پھر ان دونوں خدمت گاروں کو اپنے سفر پر کیا اعتراض ہے؟ اسی طرح لنگڑے' اندھے' اپاہج' غریب' فقیر وغیرہ لوگ جو خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں ان کو جب اس آخری جہان میں چل کر بدلہ ملنا ہے تو کیا ضرورت ہے کہ ہم گوناگوں جنم مان لیں اور اس بڑے اور حقیقی جنم سے اعراض کریں۔ جو دکھ اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔ وہ تو ثواب حاصل کرنے کو دیئے ہیں۔ جبکہ وہ رحم کرنے والا ہے تو کسی کو کسی طرح اور کسی کو کسی طرح بدلہ دیتا اور دیتا رہے گا۔ پس اپاہج اور اندھے وغیرہ کو اپنی ان نقائص خلقت کا بدلہ قیامت میں مل جاوے گا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۷)

انسان ترقی کی راہیں نہ جاننے سے تکالیف اٹھاتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ترقی اور اس کی بہبود کے لئے بہت سی راہیں تجویز فرمائی ہیں۔ لیکن ان راہوں کے نہ جاننے کی وجہ سے انسان بہت سی تکالیف اٹھاتا ہے انسان کے جسم کی بیماریوں کے متعلق ہی غور کرو تو معلوم ہو گا کہ ہر مرض کے لئے کئی کئی دوائیاں پیدا کی گئی ہیں۔ کہیں کسی دوائی سے فائدہ ہوتا ہے۔ تو کہیں کسی دوائی سے۔ کبھی ٹیکہ لگوانے سے فائدہ ہوتا ہے تو کبھی دوائی کھانے سے۔ جب تک انسان نے تمام معالجات کو معلوم نہ کیا تھا تب تک گو بہت سی امراض کو لاعلاج بتایا جاتا تھا۔ لیکن جوں جوں انسان کا علم ترقی کرتا گیا تو معلوم ہوتا گیا کہ ہر مرض کا علاج ہے۔ یہاں تک کہ ہمارے زمانہ میں تو شاید ایک آدھ ہی ایسی مرض ہو کہ جس کو لاعلاج بتایا جاتا ہو۔ لیکن جس زمانہ میں ابھی اطباء کا علم بالکل ناکمل حالت میں تھا وہ بے شمار امراض کو لاعلاج جانتے تھے۔ چنانچہ پرانے زمانے کے اطباء اپنی کتابوں میں بہت سی امراض کے متعلق صاف طور پر لکھتے ہیں کہ وہ امراض لاعلاج ہیں۔ ایسے زمانہ میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا لکل داء دواء یعنی ہر مرض کا علاج ہے۔ اور آج علم کی ترقی نے رسول اللہ ﷺ کے قول کی تصدیق کر دی۔

امراضِ روح کے متعلق بھی بہت سے علاج ہیں لیکن ان کو نہ جاننے کے باعث انسان ترقی سے محروم رہ جاتا ہے۔ حالانکہ بعض ایسی باتیں بھی ہیں کہ جن کے باعث انسان بغیر کچھ کئے بھی بہت کچھ حاصل کر لیتا ہے۔

(از خطبہ ۷- ستمبر ۱۹۲۷ء)

خدا کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہئے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے

بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو نیک ظنی سے خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لاویں تو سب کچھ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان ہو تو پھر کیا ہے جو نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں گناہ کیونکر چھوٹ سکتا ہے۔ یہ باتیں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدی طلباء و طالبات

متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information cell قائم ہے۔ جو کہ اندرون ملک اور بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء و طالبات کی راہنمائی کرتا ہے۔ نیز بیرون ملک دنیا کی مختلف یونیورسٹیز میں داخلہ کے بارے میں تازہ ترین معلومات موجود ہیں۔

اس لئے طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

(نظارت تعلیم)

تقریب شادی

○ مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب کی شادی مورخہ ۶۔ مئی ۹۵ء کو محترمہ امتہ الرحمان فوزیہ صاحبہ بنت مکرم ہمایوں اقبال اختر صاحب کے ساتھ انجام پائی۔ اگلے روز ۷۔ مئی کو دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی ولیمہ کے اختتام پر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان کے بھتیجے اور حضرت ڈاکٹر نیاز محمد صاحب کے پوتے اور حضرت حکیم دین محمد صاحب کے نواسے ہیں۔ ان دونوں بزرگوں کو رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالرحمان صاحب (وفات یافتہ) سابق محاسب جماعت احمدیہ کراچی مورخہ ۳-۷-۹۵ کو راولپنڈی میں وفات پا گئیں آپ موصیہ تھیں اس لئے راولپنڈی میں جنازہ پڑھائے جانے کے بعد میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں بعد جنازہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت اڑھائی روپیہ
10- وفا 1374 ہش 10 - جولائی 1995ء

حقوق- غصب نہ کیجے

یہ واقعہ تو آپ نے پڑھا ہوگا اور اگر پڑھا نہیں تو یقیناً سنا تو ضرور ہوگا کہ ایک جنگ میں ایک زخمی پیاسا تھا جب اس کے پاس پانی لے جایا گیا تو اس نے اپنے دائیں طرف دیکھا کہ اس کا ایک اور ساتھی پانی کے لئے بے تاب ہے۔ اس پہلے شخص نے خود پانی پینے کی بجائے پانی پلانے والے سے کہا کہ دوسرا شخص مجھ سے زیادہ ضرورت مند محسوس ہوتا ہے اس کو پانی پلایا جائے۔ یہ کہا اور اس نے دم توڑ دیا۔ دوسرے آدمی کے پاس پانی لے جایا گیا تو اس کی نظر بھی ایک ساتھی پر پڑی جو پانی کے لئے بے تاب تھا۔ اس شخص نے کہا کہ ضرورت مجھے بھی ہے لیکن شائد اس کی ضرورت مجھ سے زیادہ ہو اس لئے پانی اسے پلایا جائے۔ یہ کہتے ہی اس نے دم توڑ دیا۔ اور پانی تیسرے آدمی کے پاس لے جایا گیا۔ کہتے ہیں کہ اسی طرح کئی آدمیوں نے دوسرے آدمی کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے خود پانی پینے کی بجائے پانی دوسرے شخص کی طرف بھجوا دیا اور خود دم توڑ دیا۔

یہ واقعہ ایثار کی ایک ایسی مثال ہے۔ جسے کسی اور مثال کے مقابلہ میں رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ اس سے اعلیٰ کوئی مثال نہیں ہو سکتی۔ اور ایثار ہی کے سلسلے میں اس مثال کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں بعض جگہیں ایسی ہیں۔ جہاں حکومت کی طرف سے فراہم کردہ پانی اگر صحیح طور پر تقسیم ہو سکے تو سارے صارفین کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ اور حقیقت میں حکومت کا یہ فرض بھی ہے کہ جب وہ پانی فراہم کرنے کا معاوضہ وصول کرتی ہے تو صارفین کو پانی بھی مہیا کرے اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں پانی زندگی کی ایک نہایت اہم ضرورت ہے۔ پانی صرف پینے ہی کے لئے نہیں۔ گھر میں دیگر ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی ایک لازمۂ حیات ہے۔ اور اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس کا معاوضہ دینے والوں کو پورا پانی ملنا چاہئے۔ اگر پانی کی کمی ہو جائے تو سب کو کم ملے اور اگر پانی زیادہ میسر ہو تو سب کا حصہ بڑھ جانا چاہئے۔ لیکن اس کا کیا کریں کہ کسی ایک شخص نے گھر میں موٹر لگالی۔ سارا پانی اپنے گھر کے لئے کھینچ لیا اور اپنے گھر سے اگلے گھروں کو پانی سے محروم کر دیا۔

ہم ایک شخص سے ملے کہنے لگے کہ تین دفعہ پائپیں لگوائی ہیں اور ٹینکی بھی بنوائی ہے اور پانی آتا ہے تو قطرہ قطرہ اور نہیں آتا تو ہفتوں تک نہیں آتا۔ سڑک کے پار سے بھی پانی لانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بات بنی نہیں۔ ایک اور شخص نے پیچھے سے آواز دی اور کہا بات سنئے۔ یہ جو ہمارے سامنے والے گھر میں آئے ہیں۔ انہوں نے ایک بڑی سی موٹر لگوالی ہے۔ اور ہمارے گھر میں اب ایک قطرہ پانی کا بھی نہیں آتا۔ میں نے کہا یہ بات تو بری ہے۔ لیکن کہا کس سے جائے۔ انہوں نے کچھ ایسے لوگوں کا نام لیا جن سے کہا جا سکتا ہے لیکن انہوں نے بھی اپنی بے بسی کا اظہار کیا۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہم سب یہ سوچیں کہ ایک طرف تو یہ مثال کہ دم توڑ دیا اور پانی دوسرے شخص کو پلانے کے لئے کہہ دیا۔ اور دوسری طرف یہ مثال کہ جو پانی لوگوں کو ملتا ہے۔ اسے بھی روکنے کی تدبیریں کر لیں۔ اگر ہم اس بات پر غور کریں تو یقیناً یہ بات سمجھنا مشکل نہیں کہ ایک طرف ایثار کی بہترین مثال ہے اور دوسری طرف نہ صرف ایثار کا فقدان ہے بلکہ برابری کا بھی گلا گھونٹا جا رہا ہے۔ پس ہم دنیا کے کسی بھی خطے میں ہوں ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم ان ضروریات سے دوسروں کو محروم نہ کر دیں جن پر ان کا حق ہے اور جن کے بغیر ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ کیا ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ یقیناً ایسا ہی کرنا چاہئے۔

خدا کا خوف کرو اس قدر نہ ڈھاؤ ظلم
خدائے کون و مکاں کا غضب نہ بھڑکاؤ
سبق نہ لوگے جو تاریخ سے تو خوب نہیں
بہت بھی ہو تو نہ کس بل پہ اپنے اتراؤ

ابو الاقبال

O

یا عبادت گہ میں ہو یا کوچۂ دلدار میں
جستجو کیوں ہو ہماری مصر کے بازار میں

آپ چاہیں تو ملیں ویران راہوں میں ہمیں
ہم کہاں جائیں گے ملنے آپ کے دربار میں

ہم کو زنداں میں زمانے کی ہے اتنی ہی خبر
شہر کی کچھ کچھ فضا ہے روزنِ دیوار میں

عام ہوتا جا رہا ہے اب نظامِ گیرودار
چُن رہے ہیں اب شرافت ظلم کی دیوار میں

آپ کو سمجھائیں کیا دن کے بدل جانے کی بات
ڈوب جاتی ہے خرد بھی آپ کے پندار میں

آپ کو سونپی گئی ہے شمع برداری تو پھر
کچھ تو جلنے کی صفت ہو آپ کے کردار میں

تیزگامی سے اگر ان شاہراہوں پر چلیں
فرق پڑ سکتا ہے ماہ و سال کی رفتار میں

آسماں کی سمت اپنے ہاتھ اٹھا رکھیں گے ہم
لاکھ آئے سب دعاؤں کا جواب انکار میں

لوگ چپ رہ کر نسیم اپنی مرادیں پا گئے
ہم نے کیا پایا ہے استحقاق کے اصرار میں

نسیم سیفی

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں۔ تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فجی میں ایک خطبہ میں فرمایا:-

آنحضرت ﷺ نے مثالیں دے کر اس مسئلہ کو تفصیل سے سمجھایا ہے اور ان خطرات کی طرف توجہ دلائی ہے جو وحدت کو توڑتے ہیں ان میں ایک غیبت ہے یعنی ایک دوسرے کی چغلی کھانا- یہ عجیب خوفناک بیماری ہے- ایک مجلس لگی ہوگی- عورتیں سہیلیوں کی طرح بیٹھی ہوں گی- ایک دوسرے سے بڑی محبت کا اظہار کر رہی ہوں گی اور ساتھ ہی جو بہنیں وہاں موجود نہیں ہوں گی ان کے متعلق برائیاں بھی کر رہی ہوں گی اور ساری سوسائٹی یہ سمجھ رہی ہوگی کہ ہم سب تو دوست ہیں لیکن وہ بڑی گندی عورت ہے جو باہر ہے- وہ یوں کرتی ہے وہ یوں کرتی ہے- اور اگر ایک عورت اٹھ کر باہر جائے تو سب آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہنسیں گی کہ یہ بھی ایسی ہی ہے- بلکہ اس سے بھی گندی ہے- اور دیکھو کیسی باتیں کر رہی تھی حالانکہ یہ خود بڑی خطرناک ہے- تیسری اٹھ کر واپس چلی جائے تو اس کے خلاف باتیں ہونے لگیں گی اور وہ تین جو باہر نکلیں گی وہ ایک دوسرے کے خلاف باتیں کریں گی- کہ شکر ہے ہم وہاں سے نکل آئیں- وہ تو بڑی گندی سوسائٹی ہے- دوسروں کے خلاف بڑی بڑی باتیں کرنے والی- اپنا حال دیکھو اپنی بہو کا حال دیکھو اپنی بیٹی کا حال دیکھو-

چنانچہ (کلام الٰہی) نے اس کو بڑی اہمیت دی ہے- حالانکہ بظاہر سب سے معمولی برائی نظر آتی ہے- منہ سے بات کی ہے کسی کو چھیڑ نہیں ماری لیکن (کلام الٰہی) کے نزدیک یہ بہت خطرناک بیماری ہے- توحید کو کھا جانے والی بیماری ہے چنانچہ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ- اب آپ اس مثال پر غور کریں تو انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے- جتنا اس پر غور کرتے ہیں اتنا ہی طبیعت اس پر عش عش کر اٹھتی ہے- کہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس میں اس سے بہتر مثال نہیں دی جا سکتی تھی- مردہ بھائی اپنے آپ کو Defend نہیں کر سکتا- مردہ بھائی کی مثال ویسی ہی ہے جیسے کوئی شخص آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر چلا جائے- پھر اس کے خلاف جو مرضی باتیں کریں- اس کی کیا طاقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو Defend کرے لیکن یہ اتنی ہی مکروہ بات ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے اور کسی مردار کا گوشت کھانا ویسے ہی آپ کو بہت عجیب لگتا ہے- اور پھر آپ کا اپنا بھائی- تو فرمایا خدا کی نظر میں جو تمہارا بھائی ہے اس کی غیبت کرتے ہو تو یہ ایسے ہی ہے جیسے تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتے ہو- جہنم کیا چیز ہے؟ وہ انہی باتوں کا تصویری نمونہ ہے جو مرنے کے بعد ملے گا- وہاں جو عجیب و غریب خوفناک نقشے دکھائے گئے ہیں وہ اسی دنیا کی حرکتوں کی دراصل تصویریں ہیں- یہ تصویریں ہمیں بعض دوسرے جانوروں میں بھی نظر آتی ہیں اور مرنے کے بعد ان ہی میں سے ہم خود بھی گذر سکتے ہیں- اگر ہم ان حرکتوں سے باز نہ آئے- مگر کلام الٰہی نے بتا دیا ہے کہ چغل خوروں کی یہ جہنم ہوگی- مرنے کے بعد وہ ایسے عذاب میں مبتلا ہوں گے گویا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہوں گے اور کھاتے چلے جائیں گے- اس وقت انہیں پتہ لگے گا کہ وہ کیا حرکتیں کرتے تھے-

چنانچہ اس مثال پر غور کر کے دیکھیں تو پھر مزید باتیں آپ کو سمجھ آئیں گی- یہ جو مردار خور جانور ہیں یہی گوشت کھاتے ہیں- مثلاً چیلیں ہیں- گدھیں ہیں اور دوسرے اس قسم کے جانور- جو مردوں کا گوشت کھانے پر خاص طور سے مقرر ہیں- وہ دوسروں کا بھی گوشت کھاتے ہیں اپنوں کا بھی کھاتے ہیں- ان کے حالات پر آپ غور کریں تو وہ ساری دنیا سے کٹ کر الگ ہو چکے ہوتے ہیں- عملاً ساری دنیا کی زندگی نے ان سے بائیکاٹ کیا ہوا ہے- وہ نہ باغ میں چہچہاتے ہوئے نظر آئیں گے نہ جنگلوں کی زینت بنیں گے- دوسرے جانوروں کی طرح کسی نہ کسی چوٹی کے اوپر جا کر اکیلے زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں- صرف اس وقت اکٹھے ہوتے ہیں جب مردار ہاتھ آ جائے ورنہ اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے- سارے گدھوں اور سارے مردار خور جانوروں کی نہ آواز میں کوئی رونق ہے نہ ان کی شکل میں کوئی زینت ہے- نہایت منحوس قسم کی چیزیں ہیں اور تنہائی کی زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں-

پس حضرت رسول کریم ﷺ نے جب (کلام اللہ کی) آیات کی تفسیر کرتے ہوئے غیبت سے ڈرایا ہے تو یہی بتایا ہے کہ اس طرح تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے- غیبت کرنے والے بالآخر اس آیت کی روشنی میں تنہا ہوتے چلے جاتے ہیں- اور صرف اس وقت اکٹھے ہوتے ہیں جب کسی کی برائی کرتے ہیں- ورنہ ہر ایسی عورت جو غیبت میں مبتلا ہے وہ عملاً اپنی سوسائٹی سے کٹ کر الگ ہوتی چلی جاتی ہے- اس کی نہ کوئی عزت باقی رہتی ہے- اور نہ وقار باقی رہتا ہے نہ اس کی بات میں کوئی حسن رہتا ہے- کیونکہ وہ کسی کی برائی بیان کرنے کے سوا اور کچھ جانتی ہی نہیں- یہی حال ان مردوں کا ہے- عورتوں سے غیبت شروع ہوتی ہے پھر مردوں میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہے- وہ گھروں میں بیٹھ کر باتیں کرتے

باقی صفحہ ۶ پر

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک مکتوب گرامی

"اللہ کا نام لے کر......"

مکرمی و محترمی -

"سلام و دعا"

عزیزم میاں شریف احمد صاحب کی وفات پر آپ کی طرف سے ہمدردی کا خط موصول ہوا- میاں شریف احمد کی وفات ایک بڑا حادثہ تھی اور خاندانی صدمہ ہے- اور یہی آپ کا مضمون ہے کہ آپ نے اس صدمہ میں ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے- اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے- ایسے موقعہ پر عزیزوں اور دوستوں کی ہمدردی اور دعا بڑے سہارے کا موجب ہوتی ہے- عزیز (—) ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے اور گذشتہ سال انہیں دل کی بیماری کا حملہ بھی ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے (—) [illegible] دعا کا [illegible] آخر مقدر وقت آگیا اور وہ ہم سے جدا ہوگئے "تمہارے دل کو خوش رکھا" آپ ہم سب کیلئے بھی اور میاں شریف احمد کی بیوی اور بچوں کیلئے خصوصاً دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ صبر کے مقام پر قائم رکھے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو- اور اپنی رضا کے ماتحت خدمت دین کی توفیق دے- یہ دنیا تو بہرحال عارضی ہے انسان کی حقیقی خوشی اسی میں ہے کہ خدا اس پر راضی رہے اور اس کا انجام بخیر ہو کیونکہ سے "وہی ہے سب سے پیارا - اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

میری طرف سے حلقہ (مربیان) کو سلام اور شکریہ ادا کر دیں - والسلام

خاکسار
مرزا بشیر احمد
22/6/62

بخدمت مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب
لیگوس -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں اقبال احمد - ایڈووکیٹ

قانونِ شفع پنجاب سال ۱۹۹۱ء

اس دفعہ مجلس مشاورت پر حاضر ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تو ایک دوست نے ' مجھے شرف ملاقات سے نوازا اور قانون شفع پنجاب کے بارہ میں بعض سوالات دریافت فرمائے- میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا موضوع ہے جس سے زمینداروں اور زمین خریدنے کے خواہش مند حضرات کو خصوصی دلچسپی ہو سکتی ہے لہٰذا افادہ عام کے لئے اس موضوع پر حسب ذیل معروضات پیش خدمت ہیں- کسی خاص صورت حال میں کسی بھی دیوانی وکیل سے رابطہ قائم فرما کر اس کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے یا مجھے تفصیلی خط مع متعلقہ کاغذات بذریعہ ڈاک ارسال فرمائیں جس کا جواب بذریعہ ڈاک دیا جائے گا-

حق شفع اس حق کو کہتے ہیں جس کے تحت ایک حقدار غیر حق دار یا اپنے سے کم تر حق دار والے سے ترجیحی طور پر اراضی حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ بیع ہوئی ہو جس میں کہ غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی بذریعہ ھبہ بالعوض یا ھبہ بالشرط العوض بھی شامل ہے-

صوبہ پنجاب میں موجودہ نافذ الوقت قانون سال ۱۹۹۱ء میں نافذ کیا گیا ہے- جس کے تحت ہر قسم کی زمین سکنی یا زرعی- مکان یا دکان پر حق شفع استعمال کیا جا سکتا ہے- جبکہ وہ بیع ہوئی ہو- تاہم یہ امر قابل وضاحت ہے کہ کسی وراثت- وصیت یا قبضہ مخالفانہ میں لی گئی اراضی یا تبادلہ- رہن- مستاجری وغیرہ پر شفع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ سب بیع کی تعریف میں نہیں آتے۔ اگرچہ زر رہن اور مستاجری ادا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح حق مہر- خون بہا- یا کسی زخم کے بدلہ میں دی جانے والی اراضی پر بھی شفع نہیں کیا جا سکتا- تاہم کسی بھی دیوانی- فوجداری- مال کی عدالت ہائے یا لوکل اتھارٹی یا ریونیو آفیسر کے حکم کی تعمیل میں فروخت ہونے والی زمین پر شفع کیا جا سکتا ہے- لیکن اگر یہ زمین کسی عدالت کی ایسی ڈگری کے نتیجہ میں بیع ہو جو کسی مقروض کی زمین فروخت کر کے عدالت کسی قرض دار کا قرض ادا کروائے تو اس پر شفع دائر نہیں ہو سکتا- عام لوگوں میں جو یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ڈگری عدالت کے نتیجہ میں بیع ہونے والی اراضی پر شفع نہیں کیا جا سکتا- وہ یہی ڈگری ہے- ہر ڈگری شفع سے مستثنیٰ نہیں ہے اگرچہ بعض وکلاء ذاتی منفعت کی خاطر عام آدمی کی اس غلط فہمی سے فائدہ اٹھا کر کہہ دیتے ہیں کہ ہر قسم کی ڈگری عدالت پر شفع نہیں ہوتا- حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ملک میں کوئی ایسا قانون نہیں کہ کسی استقراریہ ڈگری پر (جو امر واقعہ کے طور پر بیع قرار پا سکتی ہو) یا ڈگری تعمیل مختص معاہدہ پر شفع نہیں کیا جا سکتا- تاہم ایسی ڈگری شفع جس کا اجراء نہ کر دیا گیا ہو- وہ قابل فروخت ہے اور اسی فروخت پر بھی دعویٰ شفع دائر کیا جا سکتا ہے- اسی طرح گورنمنٹ کلیم کے عوض جو رقبہ الاٹ کرے- اس پر شفع نہیں ہو سکتا- مگر اگر الاٹی وہی زمین فروخت کر دے تو اس پر شفع دائر کیا جا سکتا ہے- حکومت اپنی زمین اپنے مزارعین کو قیمتاً بیع کرتی رہتی ہے جس میں حقوق کاشت بھی حکومت زیر غور رکھتی ہے لہٰذا اسی بیع پر بھی شفع نہیں کیا جا سکتا لیکن مزارع بعد حصول حقوق ملکیت اگر اراضی بیع کر دے تو اس پر شفع دائر کیا جا سکتا ہے-

مدعیانِ شفع عام حالات میں تین قسم کے ہو سکتے ہیں-

(۱) وہ لوگ جو مشترکہ مالک ہوں یعنی زمین کے کھاتہ میں مشترکہ ہوں- یا- دوکان میں حصہ دار ہوں- ایسے حقداران شافعیٔ شریک کہلاتے ہیں-

(۲) وہ لوگ جو پڑوسی ہوں- مثلاً ساتھ مکان یا دوکان ہو خواہ کسی طرف ہو یا نہ شریک ہوں- یہ لوگ شافعیٔ جار کہلاتے ہیں"

(۳) وہ لوگ جن میں مندرجہ بالا صفات نہ ہوں مگر بعض دیگر خصوصیات کے کے حامل ہوں مثلاً روشنی- راستہ ہو یا ان کا پانی- کھال مشترکہ ہو- ان حقداران کے لئے ضروری ہے کہ وہ دائرگی دعویٰ سے قبل حسب ذیل شرائط کی پابندی کر چکے ہوں-

طلب مواثبت ضروری ہے کہ جوں ہی کسی شخص کو کسی جگہ کسی محفل میں یہ اطلاع ملے کہ ایسا کوئی رقبہ فروخت ہو گیا ہے جس پر اس کا حق شفع بنتا ہے تو اس بیع کی اطلاع ملتے ہی فوراً- بلا توقف ' اسی جگہ یہ کہے کہ میرا یہ حق شفع بنتا ہے اور میں اپنا حق شفع استعمال کروں گا' یا یہ کہے کہ اس حق کی بناء پر میں شفع کروں گا- اگر فی الفور ایسا اعلان نہ کیا گیا ہو تو حق شفع ختم ہو جاتا ہے- تاہم یہ دریافت کرنے سے کہ رقبہ کس نے خریدا ہے اور اس کے بعد اعلان دائرگی شفع کرنے سے حق شفع ختم نہیں ہوتا- بہرحال یہ کہنا لازمی ہے کہ مدعی اپنا حق شفع استعمال کرلے گا- محض شفع کا ارادہ ظاہر کرنا یا یہ کہنا کہ میرا حق شفع بنتا ہے- اس سے قانونی تقاضے پورے نہیں ہو پاتے- اور مدعی کا دعویٰ کامیاب نہیں ہو سکتا-

طلب اشہاد ایسا اعلان کرنے کے بعد کم سے کم وقت میں ' جو کسی صورت میں بھی ۱۴ دن سے زائد نہ ہو (علم سے ۱۴ دن نہ کہ طلب مواثبت سے) یہ لازم ہے کہ ہر مدعی ہر خریدار کو علیحدہ علیحدہ تحریری رجسٹرڈ نوٹس دیں جس کی واپسی رسید لازمی ہے- اس نوٹس میں واضح لکھیں کہ اسے کب اور کہاں اس بیع کی اطلاع ملی جس پر کہ اس نے فوراً اعلان دائرگی شفع حسب وضاحت بالا کیا اور یہ کہ اب بھی اس کی نیت یہی ہے اور کل اصل ادا شدہ زر بیع ادا کر کے اراضی مذکورہ کا خریدار ہے- جو اسے دی جائے ورنہ وہ شفع عدالت میں دائر کر دے گا- یہ نوٹس ۲ صادق گواہان کا مصدقہ ہو- اگر کسی جگہ ڈاک خانہ کی سہولت میسر نہ ہو اور رجسٹرڈ نوٹس واپسی رسید نہ دیا جا سکتا ہو تو ۲ صادق گواہان کی موجودگی میں بالمشافہ گفتگو کر کے مطالبہ دھرایا جائے-

اگر نوٹس ۲ صادق گواہان کا مصدقہ نہ ہو- (گواہان کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہے- صرف نام لکھا دینا کافی نہیں) یا زبانی ۲ صادق گواہان کی موجودگی میں مطالبہ کیا جائے اور نوٹس نہ دیا جائے تو دعویٰ شفع قابل اخراج ہوتا ہے-

اگر ڈاک خانہ بھی نہ ہو- بالمشافہ ملاقات بھی نہ ہو سکے مثلاً خریدار ملنے سے ہی انکار کر دے- بیرون ملک چلا جائے یا بیرون ملک ہی رہ کر زمین خریدے یا عورت ہو جس سے ملاقات ممکن نہ ہو- یا اس کا ایڈریس ہی معلوم نہ ہو یا خریدار بے ہوش یا پاگل ہو چکا ہو اور علم سے ۱۴ یوم کے اندر ہوش میں ہی نہ آئے یا اس سے ایسی دشمنی ہو کہ اس سے ملنا ممکن ہی نہ ہو- تو ان جملہ صورتوں کی وضاحت عرضی دعویٰ میں کر دی جائے کہ مدعی کے لئے احکام بالا کی تعمیل ممکن ہی نہ تھی- ۱۴ یوم از علم کی پابندی بھی بہرحال لازمی ہے-- پچھلے دنوں مجھے ایک خریدار اراضی کی طرف سے ایک مقدمہ شفع میں وکیل مقرر کیا گیا- ملاحظہ مسل کرنے پر میں نے پایا کہ عرضی دعویٰ کے ساتھ جو مصدقہ نقل انتقال شامل ہے- اس سے نوٹس ۱۴ یوم کے بعد دیا گیا ہے-- لہٰذا دعویٰ ہی قابل اخراج ہے-- چنانچہ میں نے یہی عذر ایک متفرق درخواست کے ذریعہ سول کورٹ راجن پور اٹھایا- جسے پذیرائی بخشی گئی اور دعویٰ سماعت کئے بغیر محض اسی ابتدائی عذر پر ہی خارج کر دیا گیا- لہٰذا ۱۴ یوم کی شدت سے پابندی لازمی ہے-

طلب خصومت طلب مواثبت اور طلب اشہاد کے بعد لازمی ہے کہ ۴ ماہ کے اندر عدالت مجاز میں دعویٰ دائر کر دیا جائے- اگر آخری روز عدالت بند ہو تو عدالت کھلنے پر دائر کیا جا سکتا ہے- لیکن عدالت کھلی ہونے کی صورت میں مدعی کی کسی بھی مجبوری کے باعث خواہ مدعی جیل میں ہو یا بے ہوش ہو- پاگل ہو یا بیرون ملک ہو- ۴ ماہ کے عرصہ میعاد میں توسیع نہیں کی جا سکتی-

کسی شفع کی کامیابی کے لئے عدالت کے دروازے تک پہنچنے سے قبل ان جملہ امور کی تکمیل ضروری ہے- اور لازم ہے- کہ عدالت میں بھی اپنی نمائندگی کے لئے مناسب انتخاب کیجئے- محض ستا وکیل- آپ کا رشتہ دار وکیل آپ کا دوست وکیل کسی ایسے نقص کو بعدہ دور نہیں کر سکے گا جو عرضی دعویٰ میں پیدا ہو گیا ہو گا- مثلاً عرضی دعویٰ میں یہی نہ لکھا جائے کہ آپ کا حق کیا بنتا ہے- تو میعاد گزرنے کے بعد آپ اپنا یہ حق عرضی دعویٰ میں درج نہیں کرا سکتے- یا عرضی دعویٰ میں کسی ایک بھی مدعی یا مدعا علیہ کا نام درج کرنا رہ گیا ہو تو ۴ ماہ گزرنے کے بعد یہ نام آپ اس میں درج نہیں کرا سکتے- لہٰذا کسی بھی ماہر- محنتی- دیانت دار- اہل وکیل کا تقرر کیجئے- لاکھوں روپے کی جائیداد خریدتے وقت ہزاروں کی بجائے سینکڑوں کا وکیل کرنا کوئی دانشمندی نہیں ہے- وکالت ایک انتہائی مشکل اور محنت طلب پیشہ ہے- وکیل کی تھوڑی سی غلطی آپ کو قیمتی جائیداد اور فوجداری مقدمات میں جان- عزت و آزادی سے محروم کر سکتی ہے- اس لئے ذاتی تعلقات اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کو علیحدہ علیحدہ رکھیں- ایک ناتجربہ کار- غیر پختہ ذہن کا مالک- یا محنت اور تیاری نہ کرنے والا وکیل آپ سے اپنے ہزار اخلاص اور رشتہ داری اور دوستی کے باوجود عدالت میں مشکل لمحات میں آپ کی کوئی امداد نہ کر سکے گا- جس سے اسے تو عارضی طور پر تکلیف یا شرمندگی ہو گی مگر آپ ہمیشہ کے لئے اپنی قیمتی جائیدادوں سے محروم ہو جائیں گے-

دائرگی دعویٰ کے بعد عدالت مدعی کو یہ حکم دیتی ہے کہ کل زر بیع کا ۱/۳ حصہ ایک ماہ کے اندر عدالت میں جمع کرائے- اس کی پابندی لازمی ہے- اگر آپ نے یہ رقم جمع نہ کرائی تو آپ کا دعویٰ خارج ہو جائے گا-

یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ ایک لاکھ کی زمین خریدتے ہیں مگر ۳/۴ لاکھ روپے انتقال میں درج کرا لیتے ہیں تاکہ مدعی کو ۱/۳ حصہ زائد ادا کرنے پڑے جس کا مدعی انتظام نہ کر سکے گا لہٰذا دعویٰ ہی کر نہ سکے گا- گھبرانے کی ضرورت نہیں- ایسے خریداران کی یہ چالاکی عدالت کے علم میں لائیں- عدالت آپ کو ظاہری ادا شدہ زر بیع کی بجائے ممکنہ ادا شدہ اصل بیع کا ۱/۳ حصہ جمع کرانے کا حکم بھی دے سکتی ہے-

اس کے بعد آپ کے لئے سب سے بڑا مرحلہ اپنی شہادت پیش کرنا ہوتا ہے جس میں سب امور بالا کی تکمیل کا ثبوت دینے سے ہی آپ کا دعویٰ آپ کے حق میں فیصلہ ہو سکتا ہے ورنہ نہیں-

یاد رکھئے کہ اگر ایک سے زائد دعویٰ جات دائر ہوں تو شافعیٔ شریک شافعیٔ خلیط اور شافعیٔ جار کی ترتیب کے ساتھ وہ ڈگری ہوں گے اور کم تر درجہ والے کا دعویٰ خارج کیا جاوے گا- تاہم جہاں ایک ہی قسم کے متعدد دعویٰ جات دائر کئے گئے ہوں یا مدعی اور خریدار کا حق برابر ہو تو وہاں اراضی حصہ رسدی تقسیم کر دی جائے گی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض صورتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ ۲ یا ۲ سے زائد آدمی مل کر شفع کرتے ہیں مگر بعد میں ان میں سے کوئی ایک خریدار ان سے راضی نامہ کرلیتا ہے خواہ وہ نیک نیتی سے ایسا کرے یا بدنیتی سے ایسا کرے تو ایسے شخص کو اپنے دعویٰ سے دست بردار ہونے کا ہر لحہ حق حاصل ہے۔ لیکن اس کا کوئی اثر باقی ماندہ مدعیان پر نہ ہوگا بشرطیکہ انہوں نے بھی کل اراضی پر شفع دائر کر رکھا ہو۔ مثلاً ۵۰۔ ایکڑ فروخت شدہ رقبہ پر ۵ آدمیوں نے شفع کیا جس میں یہ وضاحت نہ تھی کہ ہر شخص کتنے رقبہ پر شفع کر رہا ہے۔ بعدہ ان میں سے ۴ آدمیوں نے خریدار سے راضی نامہ کر کے اپنا دعویٰ واپس لے لیا تو پانچویں پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ وہ اپنا کیس جاری رکھ سکتا ہے۔ اور کل اداشدہ زر سوئم بھی اسی کا تصور ہوگا۔ تاہم اگر عرضی دعویٰ میں یہ وضاحت ہو کہ ہر شخص ۱۰۔۱۰ کیلہ جات کے لئے شفع کر رہا ہے اور بعدہ ان میں سے کوئی ایک بھی دعویٰ سے دست بردار ہو جاوے تو دعویٰ جزوی ہو جاوے گا۔ اسی طرح اگر دس افراد نے ایک ہی دستاویز کے ذریعہ رقبہ خرید کیا۔ جس پر شفع میں کل رقبہ تو شامل کیا گیا مگر غلطی سے ایک خریدار کا نام درج کرنا رہ گیا تو اس صورت میں بھی دعویٰ جزوی ہو گیا اور اب قابل اخراج ہے۔ تاہم اگر درخت۔ عمارت اور زمین پر لگی ہوئی مشینری معہ زمین فروخت کی گئی تو ان سب پر ایک ہی شفع ہو سکے گا۔ لیکن صرف درخت۔ عمارت۔ مشینری فروخت کرنے سے جبکہ اراضی فروخت نہ کی گئی ہو۔ حق شفع استعمال نہ کیا جا سکے گا۔ تاہم حق شفع کے استعمال کے لئے فریقین کا۔ عقیدہ۔ مذہب۔۔ دین یا فرقہ غیر متعلق ہے۔ مسلم غیر مسلم پر اور غیر مسلم، مسلمانوں پر، حق شفع استعمال کر سکتا ہے۔ تاہم کوئی مسلم ہو یا غیر مسلم۔

قانون شفع کو محض اپنی جائیدادیں بڑھانے کے لئے استعمال نہیں کر سکتا بلکہ اس کا مقصد تو محض آپ کی تکلیف رفع کرنا ہے۔ اگر حقدار نابالغ ہو تو اس کا ولی بھی طلبات کی تکمیل کر سکتا ہے۔ اور نابالغ خریدار پر اس کے ولی کے ذریعہ دعویٰ شفع دائر بھی کیا جا سکتا ہے۔ ان امور کی تکمیل بذریعہ مختار عام۔ مختار خاص کی بھی جا سکتی ہے جو متعلقہ تاریخوں سے یا اس سے قبل کا ہو۔ بعد کا مختار نامہ کام نہیں دے سکتا۔ البتہ طلبات کرنے کے بعد اگر حقدار فوت ہو جاوے تو اس کے ورثاء بھی دعویٰ شفع کر سکتے ہیں۔ اگر طلبات سے پہلے فوت ہو جاوے تو حق شفع کا ورثاء استعمال نہیں کر سکتے۔ اسی طرح ڈگری بحق خود۔ ہونے سے قبل مدعی اپنا رقبہ فروخت کر دے تو اس کا حق ختم ہو جاتا ہے تاہم دوران سماعت مقدمہ مدعی یا مدعا علیہ کے خون ہو جانے کی صورت میں ورثاء اس دعویٰ کو جاری رکھ سکتے ہیں خواہ اس کی بنیاد ہمسائیگی پر ہو۔ اگرچہ حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمدؒ اور دوسرے جمہور علماء کے نزدیک ہمسایہ کا حق شفع نہیں ہے لیکن امام ثوریؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ہمسایہ کا حق ہے اور صوبہ پنجاب کے قانون شفع میں بھی بالوضاحت یہ حق دیا گیا ہے۔

اسی طرح اگر بیع کے روز متدعویہ ایک مرلہ بھی ایسا لیا گیا ہو جس پر شفع نہ ہو سکتا ہو جیسے تملیک۔ تبادلہ یا وراثت کے ذریعہ تو اس کا فائدہ دوسری اراضی متدعویہ کے لئے بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن بیع شدہ اراضی بائع کو واپس کر دینے سے شفع قابل اخراج نہیں ہوتا۔ اگر بیع نامہ میں مشتریان۔ ان کا خرید کردہ حصہ اور زر بیع تینوں الگ الگ درج ہوں تو مدعی ان میں سے جس کو چاہے چھوڑ سکتا ہے اور ایسی صورت میں دعویٰ جزوی نہ ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ لوگ شفع سے بچنے کے لئے بیع کو تبادلہ۔ رہن یا تملیک کا رنگ دھوکہ دہی سے دے لیتے ہیں۔ ایسی صورت میں شفع کر دینا چاہئے کہ دراصل بیع ہے جسے جھوٹا رنگ دیا گیا ہے۔ عدالت میں یہ ثابت ہونے پر کہ ریکارڈ سرکار میں غلط اندراجات ہیں۔ عدالت ایسے سودے کو بیع قرار دے کر دعویٰ ڈگری کر دیتی ہے۔

یاد رہے کہ عدالتیں بنیادی طور پر شفع کے حق میں دیگر مقدمات کی طرح نقائص دور کرنے میں مدعی کی مدد نہیں کرتیں۔ بلکہ معمولی نقص پر بھی دعویٰ خارج فرما سکتی ہیں۔ لہذا مدعی کے لئے ہر لحہ ہوشیار رہنا اور بروقت ہر کام کرنا ضروری ہے۔

شفع سے بچنے کے طریقے

جس شخص یا جن اشخاص کے متعلق شبہ ہو کہ وہ شفع کریں گے تو خریدار اراضی سے قبل ان کو بذریعہ رجسٹرڈ نوٹس اس سودا کی نسبت مطلع کیا جاوے کہ وہ زمین خریدنا چاہیں تو خرید کر لیں۔ یہ نوٹس مالک زمین کی طرف سے ہو اس میں وضاحت ہو کہ ورنہ میں فلاں شخص کو اتنے میں بیع کر دوں گا۔

(۲) جو لوگ کمیشن حاصل کریں یا سودا کرائیں۔ اور ان کا حق شفع بھی بنتا ہو ان سے۔ تحریر حاصل کی جاوے کہ وہ اپنے حق شفع سے دست برار ہوتے ہیں۔

(۳) ایسے لوگ جو بیع پر رضامندی بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کمیشن بھی حاصل کرتے ہیں مجالس میں یقین دہانی بھی کراتے ہیں کہ شفع نہ کریں گے مگر بعد میں ان کے شفع نہ کرنے کا بھی یقین نہیں ہوتا۔ تو وہ جب محفل میں یہ یقین دہانیاں کرا رہے ہو تو ان کی باتوں کو کیسٹ میں (ان کے علم میں لائے بغیر) محفوظ کر لیں۔ اب نئے قانون شہادت سال ۱۹۸۴ء کے تحت یہ کیسٹ عدالت میں پیش کی جا سکتی ہے۔

(۴) ایسے لوگوں کا معاہدہ بیع۔ یا بیع نامہ۔ انتقال پر شناخت ڈلوائی جاوے تب بھی ان کا دعویٰ ڈگری ہونے میں ان کو مشکلات پیش آسکتی ہیں جس کی بناء پر ان سے راضی نامہ کر کے زمین بچالینا ممکن ہوگا۔

(۵) اگر پڑوسی سے شفع کا خطرہ ہو تو اس کی طرف سے ۲۔۳ فٹ جگہ چھوڑ کر رقبہ خرید کریں۔ اس طرح اس کا پڑوسی ہونے کا حق ختم ہو جاوے گا۔ تاہم فتاویٰ عثمانی اور درالمختار میں ایسے حیلہ کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(۶) اگر آپ کے اراضی خریدنے کے بعد کسی کا شفع کرنا یقینی بن جائے تو قبل اس کے کہ وہ طلب اشہاد کرے یا دعویٰ دائر کرے۔ اراضی کسی فائق تر حق والے کو منتقل کر دیں۔ اس سے اگرچہ زمین آپ کو تو نہ مل سکے گی لیکن وعدہ خلافی کرنے والے کو اس کی سزا مل جاوے گی۔

(۷) اور سب سے آخر میں یہ کہ شفع لڑنا ہی پڑ جائے تو نہایت ہی اہل۔ ماہر۔ وکیل کی خدمات حاصل کریں۔ اگر کوئی تعلق باللہ والا دعاگو وکیل میسر آوے تو اپنی دعاؤں سے اس کی مدد کیجئے۔ ساری زمین خدا کی ہے جسے وہ چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔

خریداران کے لئے بعض دیگر گزارشات

۱۔ اگر آپ پر شفع ہو گیا ہے تو بہت اچھا دیوانی وکیل مقرر کریں۔

۲۔ اپنے جواب دعویٰ میں اس رقم کا ضرور مطالبہ کریں جو فیس انتقال بیعنامہ کی تکمیل اور ڈسٹرکٹ کونسل' یا بیع نامہ میونسپل کمیٹی کو فیس کے طور پر آپ نے دی ہے۔

۳۔ اگر طلب اشہاد سے قبل آپ نے کوئی ترقی حیثیت کر لی ہے تو اس کی تفصیل جواب دعویٰ میں درج کر کے کئے گئے اخراجات کا ضرور مطالبہ کریں۔ اگر کوئی رسید یا معاہدہ وغیرہ اس بارہ میں ہو تو اسے ضرور شامل کریں۔ اگر آپ نے اس رقم کا مطالبہ نہ کیا تو عدالت از خود رقم آپ کو نہ دے گی۔

۴۔ اگر سماعت کے کسی بھی مرحلہ پر مدعی اخراجات یا اس سے زائد کچھ لے کر راضی نامہ پر آمادگی کا اظہار کرے تو ضرور راضی نامہ کر لیں کیونکہ زمین کی قیمت پنجاب میں ہر لحہ بڑھ رہی ہے۔ اب مدعی سے رقم لے کر نئی زمین خریدنے میں آپ کو کوئی فائدہ نہ ہے۔

(۵) جو رقم آپ نے زر ثمن کی یا بطور بیعانہ ادا کی ہو۔ یا اقرار نامہ کیا ہو۔ اس سے متعلقہ اصل دستاویزات ضرور داخل عدالت کریں ورنہ آپ کی زبانی شہادت بے وقعت ہو کر رہ جائے گی۔

(۶) اصل اداشدہ زر بیع کو ثابت کرنے کے لئے مالک اراضی (بائع) کو ضرور پیش کریں جس کے تسلیم کرنے کے بعد کہ اس نے اس قدر زر ثمن وصول کیا ہے۔ رقم تڑوانا مشکل ہو جائے گا۔

(۷) اس اصل اداشدہ زر بیع کو ثابت کرنے کے لئے اپنے کھاتہ۔ موضع اور محلہ یا قرب وجوار کی قیمت بازاری کے ثبوت میں رجسٹرڈ بیع نامہ جات اور انتقالات جو زیادہ سے زیادہ قیمت کے ہوں۔ ضرور پیش کریں۔

(۸) ایسے چشم دید گواہان جن کے سامنے آپ نے سودا کیا تھا یا زر ثمن ادا کیا تھا۔ ان کو بھی ضرور پیش کریں۔ محض آپ کا یہ کہہ دینا کہ ہم نے اتنے میں زمین خریدی ہے' عدالت کی تشفی کے لئے کافی نہیں ہوگا۔

(۹) اگر فریق ثانی قسم دینے پر اصرار کرے تو اس کی قسم لینے سے گریز کریں کیونکہ ایسی صورت میں وہ جھوٹی قسم بھی دے کر نقصان کر سکتا ہے۔ خصوصاً جہاں مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان کسی بھی قسم کی دشمنی۔ تعصب یا ضد پائی جاتی ہو وہاں بالکل قسم لینے کی طرف نہ آئیں۔

(۱۰) اپنا پورا دفاع کریں۔ یہ مت خیال کریں کہ فریق ثانی آپ کے خلاف دروغ گوئی سے کام نہیں لے گا کیونکہ بعض لوگوں کا عقیدہ اس سلسلہ میں یہ ہے کہ "احیاء حق کے واسطے کذب درست ہے مگر تاامکان تعریض سے کام لیوے اگر ناچار ہو تو کذب صریح بولے ورنہ احتراز رکھے۔ اگر راستی سے حق تلف ہوتا ہو تو تعریض سے جھوٹ بول کر احیاء حق کرنا مباح ہے۔ مگر صریح کذب سے بچے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۵۴۵۔۵۴۶ ناشران محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲ اردو بازار کراچی نمبر ۱)

اور یقیناً مدعی اپنے آپ کو ہر حال میں سچا سمجھ رہا ہوتا ہے یا اپنے آپ کو سچا ثابت کرنا چاہے گا لہذا وہ کذب صریح سے کام لے کر اور جھوٹ بول کر احیاء حق کرنے کا مباح فریضہ سرانجام دے رہا ہوگا لہذا وہ اپنے نفس میں بھی "مطمئن" ہوگا کہ وہ مباح جھوٹ بول رہا ہے۔ جس سے آپ کا نقصان ہو سکتا ہے۔

ایک فتویٰ یہ بھی ہے کہ ایسے موقع پر جبکہ قتل مسلم ناحق ہوتا ہو اور بدوں کذب کے نجات نہ ہو تو کذب کو فرض لکھ دیا گیا ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ نمبر ۵۴۵ بحوالہ احیاء العلوم)

موجودہ عدالتی نظام میں مقدمہ لڑنا ایک قانونی فن ہے۔ قانونی تقاضے پورے کئے بغیر آپ حق پر ہو کر بھی عدالت میں شکست سے دوچار ہو سکتے ہیں لہذا میدان جنگ کی طرح آپ ہر طرف سے ہوشیار رہیں کیونکہ مخالف آپ کے خلاف ہر جائز اور ناجائز اوچھا ہتھکنڈہ بھی استعمال کر سکتا ہے۔

جہاں تک صوبہ پنجاب کے علاوہ پاکستان کے دیگر صوبہ جات کے قانون شفع کا تعلق ہے۔ وہاں بھی اصول یہی ہیں اگرچہ جزوی فرق موجود ہے۔

○ "بچپن ہی سے ان (واقفین نو) بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص وہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

☆ابن العطاء

میرا کالم

میں جو بات کہنے لگا ہوں۔ اسے سوچ کر مجھے نائیجیریا کی ایک بہت بڑی ایڈورٹائزنگ ایجنسی کے جنرل مینیجر یاد آگئے۔ اپنے اخبار ٹروتھ کے لئے میں اکثر ذاتی طور پر ان سے مل کر اشتہار حاصل کیا کرتا تھا۔ ایک اشتہار لینے کی مجھے بڑی خواہش تھی لیکن اس کے لئے جب دو تین دن تک جانا پڑا تو مجھ سے کہنے لگے کہ اشتہار تو آپ کو مل جائے گا۔ لیکن ایک بات میں آپ کو بتا دوں کہ ایسے کاموں کے لئے انسان کو Thick Skinned ہونا پڑتا ہے۔ کھال مضبوط ہونی چاہئے۔ پتہ نہیں یہ ترجمہ درست ہے یا نہیں۔ لیکن اصل مطلب ادا یہی ترجمہ کرتا ہے۔

ایک دفعہ انہوں نے تمام اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو بلا کر ایک اجلاس میں اشتہار دینے کی پالیسی کے متعلق بڑی اہم باتیں بیان کیں۔ کہنے لگے ہم اشتہار اس لئے دیتے ہیں کہ لوگ پڑھیں اور وہ چیزیں خریدیں۔ لیکن اگر کوئی اخبار ایسا ہو جو اس حلقے میں سرکولیٹ نہ کرتا ہو جہاں کے لئے ہم کوئی چیز اشتہار میں پیش کرنا چاہتے ہیں تو اس اخبار کا ایڈیٹر چاہے سو دفعہ کہے ہم اسے اشتہار نہیں دے سکتے۔ ہم کماڈٹی اور اس علاقے کا جہاں وہ کماڈٹی استعمال کی جاتی ہے اور خریدی جا سکتی ہے کا خیال رکھتے ہیں۔ انہوں نے مثالیں دیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی ایسا علاقہ ہے جہاں سکول موجود نہیں ہیں اور وہاں سے کوئی اخبار نکلتا ہے تو ہم اس اخبار کو کتابوں اور کاپیوں کا اشتہار نہیں دے سکتے۔ اگر کسی علاقے میں بجلی نہیں ہے اور وہاں فرج نہیں رکھے جا سکتے تو اس علاقے سے نکلنے والے اخبار کو ہم فرج کا اشتہار نہیں دیتے۔ کوئی اور چیز جو جہاں بکتی ہے اور استعمال کی جاتی ہے اس کے اشتہار اس اخبار کو مل سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ کہنے لگے کہ اس بات کو اخبار یوں واضح کر سکتے ہیں کہ جب ہم سے اشتہار مانگتے ہیں تو انہیں اپنے اخبار کا بریک ڈاؤن دینا چاہئے کہ فلاں علاقے میں اتنا اخبار بکتا ہے اور فلاں علاقے میں اتنا اخبار۔ ہم اس سے خود یہ اندازہ کر لیں گے کہ کس چیز کا اشتہار دیا جا سکتا ہے۔

پس یہ جنرل مینیجر صاحب یاد آگئے۔ اور یاد اس طرح آئے کہ ہمارا تجربہ ہے کہ ہم بیوت میں اکثر یہ کہتے سنتے ہیں کہ کئی دوست عبادت کے لئے نہیں آتے۔ یہ بات بار بار سنتے ہیں۔ مجھے خیال آیا کہ جن لوگوں سے یہ بات کہی جا رہی ہے وہ تو عبادت کے لئے آتے ہیں اور جن کے متعلق کہی جا رہی ہے وہ آتے بھی نہیں اور اس بات کا انہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔ پھر ایسے اعلانات کا کیا فائدہ۔ سوائے اس کے کہ ایسے لوگوں سے مل کر بات کی جائے کہ آپ بیوت میں عبادت کے لئے آیا کریں۔

اب میں اس بات کی طرف آتا ہوں جو میں آج کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اب ہم نے بڑے زور شور سے یہ سننا شروع کیا ہے کہ ماحولیات کی آلودگی میں ایک عنصر شور کا ہے۔ رکشا کا شور۔ موٹر سائیکل کا شور۔ گاڑیوں کا شور۔ صنعت کاروں کی مشینوں کا شور۔ اور اب یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کس درجے تک شور قابل برداشت ہے۔ اور کس درجے کے بعد یہ شور انسانی صحت کے لئے مفید ثابت نہیں ہوتا۔ اور جب میں انسانی صحت کہتا ہوں تو اس میں جسمانی صحت بھی شامل ہے اور ذہنی صحت بھی شامل ہے۔ میرے گھر کے پاس نہ تو کوئی فیکٹری ہے نہ بسیں چلتی ہیں۔ نہ رکشا ہے لیکن موٹر سائیکل ضرور ہیں۔ میری گلی میں سے دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں غالباً ایک دن میں ایک سو دفعہ موٹر سائیکل کے گذرنے کی آواز آتی ہے۔ ان کے سائلنسر نہیں ہیں اور اتنا شور مچاتے ہیں کہ کانوں پڑی آواز نہیں سنی جا سکتی۔ نہ صرف سائلنسر کی وجہ سے بلکہ ہارن اس طرح بجاتے ہیں جس طرح یہ کسی بڑے اچھے گلوکار کا گیت سن رہے ہوں۔ میرے گھر کے سامنے ایک دودھ دینے والا آتا ہے۔ دور سے ہارن بجاتے ہوئے اور جب دروازے کے آگے رک جاتا ہے تو ہارن بجائے چلا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کا ایک ہارن ہی اتنی زور سے سنا جا سکتا ہے کہ دور دور کے گھروں میں ہر کمرے میں ہر صحن میں آواز کانوں میں پڑتی ہے۔

میں ایک دن باہر نکلا اور اس سے میں نے بڑے فلسفیانہ انداز میں بات کرنی شروع کی۔ میں نے کہا آپ نے سنا نہیں کہ شور آلودگی پیدا کرتا ہے۔ گھر کا مالک بھی باہر کھڑا تھا۔ دودھ بیچنے والے نے میری طرف دیکھا اور مجھے یوں محسوس ہوا کہ وہ مسکرایا ہے۔ کہنے لگا میں آپ کی بات سمجھا نہیں میں نے اسے پھر بتایا کہ آج کل آلودگی کا تدارک کرنے کے لئے بہت کچھ کیا جا رہا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ بات کی جا رہی ہے کہ معلوم کیا جائے کہ یہ آلودگی پیدا کس طرح ہوتی ہے اور پیدا کرنے کے عناصر میں شور کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ آپ دور سے ہارن بجاتے آتے ہیں دروازے کے آگے کھڑے ہو کر بھی ہارن بجاتے رہتے ہیں۔ اگر آپ ایک ہی دفعہ ہارن بجائیں تو گھر والوں کو معلوم تو ہو جاتا ہے۔ پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں کہ بار بار ہارن بجانے میں کیا آپ کو اس طرح ہارن کا بجانا میٹھا لگتا ہے۔ مالک مکان کہنے لگے اب ہم اس سے کہہ دیں گے کہ زیادہ ہارن نہ بجایا کرے۔ لیکن وہ تو ایک شخص تھا۔ وہ لوگ جو دن میں تقریباً پچاس ساٹھ دفعہ ہارن بجاتے ہوئے ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر جاتے ہیں اور کانوں پڑی آواز نہیں سننے دیتے ان سے کون بات کرے اور میرا یہ کالم انہیں کون پڑھائے۔ وہ یہ کالم نہیں پڑھیں گے اور اس کالم میں جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس پر عمل نہیں کر سکیں گے گویا کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ مرض بھی ایسا ہے کہ مریض اس کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور علاج کے وہ قریب نہیں آتا۔

اسی طرح مجھے ایک اور شخص نے بتایا کہ آپ نے تو بات بڑے فلسفیانہ انداز میں کی تھی۔ دیکھئے میں نے کس طرح بات کی ہے۔ کہنے لگے یہ میرے گھر کے سامنے جو گھر ہے۔ وہاں پر ایک گاڑی آتی ہے دور سے ہارن بجاتے ہوئے اور دروازے پر رک کر ہارن ہی بجاتی رہتی ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ دروازہ کھولنے والا دروازے کے قریب ہی کرسی بچھا کر بیٹھا ہے۔ جب آواز آئے گی کھول دے گا۔ اور چونکہ جلدی سے دروازہ کھلتا نہیں کسی نے صحن سے کسی نے کسی کمرے سے کسی نے باتھ روم سے آنا ہوتا ہے اور تاخیر ہو جاتی ہے۔ اور اس سارے وقت میں وہ شخص ہارن بجاتا رہتا ہے۔ یہ بات میں نے تو گاڑی کی کی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک موٹر سائیکل کا بھی ذکر کیا۔ یہ بھی دودھ والا ہی تھا اور یہ بات کرنے والے ایک کرنل تھے کہنے لگے میں نے اس کے پاس جا کر کہا۔ یہ گلی تمہارے کسی رشتے دار کی ہے اور ایک رشتہ دار کا نام بھی لیا کہ یہاں جس طرح تم چاہو شور مچاتے رہو۔ اگر آئندہ تم نے ایسا کیا تو یاد رکھو کہ میں تمہارا سارا دودھ زمین پر گرا دوں گا اور تمہارا موٹر سائیکل بھی پکڑ کر تھانے میں بند کروا دوں گا۔ پھر ہارن بجاتے رہنا۔ اپنا ہی ہارن۔ موٹر سائیکل تو تمہارے پاس ہو گا نہیں۔ کوئی اور باجا لے کر بجاتے رہنا۔ کہنے لگے میں نے اس کے ساتھ فوجیوں کی طرح بات کی اور آپ یقین جانیں کہ اب وہ آتا ہے صرف ایک دفعہ چھوٹا سا ہارن بجاتا ہے اور گھر والے باہر آجاتے ہیں۔ اور ہماری جو پہلے مشکل تھی وہ اب حل ہو گئی ہے۔

مجھ سے کہنے لگے آپ بھی ایسا ہی کریں۔ میں نے کہا مجھ سے ایسا ہو نہیں سکتا آپ تو کرنل ہیں اور میں لفٹین بھی نہیں ہوں۔ اور باہر نکل کر بات کروں گا وہ میری بات مانے گا نہیں وہ جان جائے گا کہ یہ فوج کا آدمی ہی نہیں ہے۔ یہ تو کسی دفتر میں کام کرتا ہے اور دفتر میں کام کرنے والوں کی بات کون سنتا ہے۔

بہر حال مقصد یہ ہے کہ شور آج کل آلودگی کا ایک عنصر سمجھا جاتا ہے۔ اگر شور مچانے والے از خود میرا یہ کالم نہیں پڑھ سکتے تو جو دوست پڑھتے ہیں وہ ان تک یہ بات پہنچائیں۔ میرے فائدہ کی بھی ہے اور آپ کے فائدہ کی بھی بات ہے۔ ایسا کر کے ہم شور کم کرنے کی عالمی تجویز پر عمل پیرا ہو رہے ہوں گے۔ خدا کرے کہ یہ میرے اس کالم کی بات ان لوگوں تک کسی نہ کسی طرح پہنچ سکے جو شور پیدا کرتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳

ہیں اور لذت پاتے ہیں اور پھر گھروں میں دوسرے مردوں کے خلاف آہستہ آہستہ نفرتیں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں۔

پس یہ ایک بہت ہی خطرناک بیماری ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس بیماری کی روک تھام کے طریق بھی بتائے ہیں۔ فرمایا ایک تو غیبت ہو رہی ہوتی ہے پھر اگلا قدم اٹھتا ہے جو اس سے زیادہ خطرناک بن جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک نے دوسرے کی برائی کی اور جس کی برائی ہوئی تھی اس کو جا کر بتا دیا۔ کہ دیکھو تمہارے متعلق یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ یعنی وہ جو ابھی تک فرضی قصہ تھا وہ اب حقیقت بن گیا کہ میرے خلاف کسی نے نقصان پہنچانے کے لئے بات کی اور مجھے پتہ ہی نہیں ہے۔ میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوں لیکن دوسرے کا تیر اٹھا کر اس نے میرے سینے میں گھونپ دیا ہے۔

پھر غیبت کا اگلا قدم یہ ہے کہ ایک صاحب اٹھے اور اس کے خلاف بھی غیبت کرنے لگ گئے۔ جس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ غیبت کے معنی ہی یہ ہیں کسی کی غیر حاضری میں اس کو نقصان پہنچانا۔ اس کے خلاف باتیں کرنا۔ دوسرے شخص کے پاس پہنچے اور کہا کہ جناب آپ تو اس شخص کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں وہ بڑا ذلیل آدمی ہے۔ آج وہ آپ کے خلاف باتیں کر رہا تھا۔ اور یہ نہیں بتاتے کہ میں بھی ان باتوں میں شامل تھا۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس کا بہت پیارا نقشہ کھینچا ہے آپ نے فرمایا اسکی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کسی کی طرت تیر پھینکے تیر کمان سے چلائے وہ اسے نہ لگے۔ اسی کے قدموں میں جا کر بیکار ہو کر گر جائے۔ تو ایک دوسرا شخص کہے کہ اس نے چلایا تو اس کی طرف تھا وہاں سے اٹھائے اور اس کے سینے میں مار دے۔ یہ کہتے ہوئے کہ تیر تو نشانے پر پہنچنا چاہئے تو وہ غیبت ایسے تیر کی طرح ہوتی ہے جو لگتا نہیں کیونکہ جو چیز نشانے پر نہیں لگے گی وہ دکھ بھی نہیں پہنچائے گی۔ اور برائی بھی پیدا نہیں کر سکے گی۔ غیبت کرنے والا صرف اپنے آپ کا نقصان کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن جو بات پہنچا دیتا ہے۔ وہ اس کا بھی نقصان کرتا ہے۔ جس کے خلاف غیبت کی گئی تھی اس کو تکلیف پہنچاتا ہے اور خود اس کا قاتل بن جاتا ہے۔

○ "بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم عطاء اللہ صاحب ابن مکرم غلام محی الدین صاحب ساکن چک نمبر ۸۸ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا کا نکاح ہمراہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری فیض احمد صاحب (وفات یافتہ) ساکن چک نمبر ۱۲۴ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا مورخہ ۲۳- مارچ ۱۹۵۸ء کو مکرم مولوی غلام حسین صاحب بھٹی نے بعوض حق مہر بصورت طلائی زیورات وزن ۴ تولے مالیتی ۲۴۰ روپے چک ۱۲۴ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا میں پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ ایم ایس سی مکینیکل انجینئرنگ

⊙ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے ایم ایس سی مکینیکل انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ جس کے لئے تعلیمی قابلیت کسی بھی (تسلیم شدہ) یونیورسٹی سے بی ایس سی مکینیکل انجینئرنگ ہونا ضروری ہے۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹۵-۷-۲۷ مقرر ہے۔

داخلہ ٹیسٹ مورخہ ۱۲- اگست ۹۵ء کو مکینیکل انجینئرنگ کے ڈیپارٹمنٹ میں ہوگا۔ ٹیسٹ کے وقت شناختی کارڈ دکھانا لازمی ہوگا۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "NEWS" ۹۵-۷-۸ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

احمدی بچی کی کامیابی

○ پنجاب سپورٹس بورڈ کے زیر اہتمام دو روزہ انٹر گرلز ہائی سکولز ۳۷ ویں صوبائی اتھلیٹکس چیمپئن شپ کے مقابلے سپورٹس سٹیڈیم سرگودھا میں ۱۳ اور ۱۴ جون کو منعقد ہوئے۔ صوبہ بھر کے ۱۳ سکولوں کی ایتھلیٹ طالبات نے شرکت کی۔

گورنمنٹ جامعہ گرلز سکول- سرگودھا کی طالبہ مہرین سعید نے اس ٹورنامنٹ میں ۱۰ پوائنٹ حاصل کئے اور یوں اس ٹورنامنٹ کی بہترین کھلاڑی قرار دی گئیں۔ مہرین سعید محترم مرزا عبدالحق صاحب کی پوتی اور محترم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) ربوہ کی نواسی ہے۔

مہرین سعید نے اس ٹورنامنٹ میں مندرجہ ذیل کامیابی حاصل کیں۔

۸۰۰ میٹر دوڑ- اول

۴۰۰ میٹر دوڑ- اول

ٹیبل ٹینس سنگل- اول

ٹیبل ٹینس ڈبل- اول

اس طرح اختتامی تقریب میں مہرین سعید نے ۴ گولڈ میڈل اور بیسٹ ایتھلیٹ کی ٹرافی حاصل کی اور مہمان خصوصی سید تجمل حسین صاحب کمشنر سرگودھا ڈویژن نے اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر طالبہ کو ایک ہزار روپیہ بطور انعام بھی دیا۔

واضح رہے کہ ربوہ میں ناصرات کی سالانہ گیمز میں مہرین سعید نے لگاتار گذشتہ تین سال ٹیبل ٹینس کی سنگل کی ٹرافی جیتی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ سرگودھا شہر)

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم ملک منیر احمد صاحب)

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ سکنہ نمبر C-16 بیوت الحمد کالونی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم ملک منیر احمد صاحب کارکن دفتر آڈٹ تحریک جدید ربوہ۔ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا مئی ۹۵ء کا الاؤنس (جو ان کی امانت ذاتی تحریک جدید میں جمع ہے) اور ان کا جمع شدہ پراویڈنٹ فنڈ مجھے ادا کیا جائے۔

متعلقہ دفاتر کی اطلاع کے مطابق ان رقوم کی تفصیل یہ ہے:-

۱- امانت ذاتی میں موجود رقم= ۸۳-۷۵۱ روپے

۲- جمع شدہ پراویڈنٹ فنڈ= ۳۲-۱۸۷۹۷ روپے

میزان= ۱۵-۱۹۵۴۹ روپے

موصوف کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیوہ)

(۲) مکرم ملک نصیر احمد صاحب (بیٹا)

(۳) محترمہ فوزیہ منیر صاحبہ (بیٹی)

(۴) مکرم ملک ظہیر احمد صاحب (بیٹا)

(۵) مکرم ملک تنویر احمد صاحب (بیٹا)

(۶) مکرم ملک رضوان احمد صاحب (بیٹا)

(۷) مکرم ملک طاہر عثمان احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

قرارداد تعزیت

بروفات مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ دارالحمد- لاہور

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ۱۹۱۳ء میں ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور کے ایک گاؤں کوٹلی چٹھہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد چوہدری اللہ دتہ صاحب جو گاؤں کے نمبردار اور خاندان کے پہلے احمدی تھے عین جوانی کے عالم میں ہی انتقال کر گئے تھے۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب کی عمر اس وقت سات آٹھ سال کی تھی۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم موضع گھٹیالیاں سے حاصل کی جبکہ میٹرک کا امتحان کلکتہ سے پاس کیا۔ بعد ازاں آپ نے محکمہ ریلوے، واپڈا، فوجی شوگر مل سانگلہ ہل سمیت ایک دو ملکی اور غیر ملکی کمپنیوں میں ملازمت کی اور مسلسل اپنی ایمانداری اور انتھک محنت اور لگن سے لوگوں کے دل جیتتے رہے۔

مکرم چوہدری صاحب نہایت نیک صفت، پرہیزگار، باکردار، ملنسار، عبادت گذار، دعاگو احمدیت کے فدائی، درگذر اور خدمت کرنے والے، حلیم، شفیق اور منکسر المزاج وجود تھے۔ آپ ۱۹۸۶ء سے لے کر جون ۱۹۹۵ء تک دارالحمد کے سپرنٹنڈنٹ رہے۔ پاکستان بھر سے حصول علم کے لئے آنے والے پچاس، ساٹھ طلباء جو لاہور کی مختلف اعلیٰ درسگاہوں میں زیر تعلیم ہیں ان کو جس پیار و محبت اور پدرانہ تختی کے ذریعے گھر کا سا ماحول دیا یہ آپ کی ذات کا ہی خاصہ تھا۔ آپ کے زیر سایہ دارالحمد ایک مثالی مجلس بن گیا۔ یہ بات مبالغہ سے قطعی بعید ہے کہ چوہدری صاحب کو طلباء کی جملہ پہلوؤں سے تربیت کا احساس اکثر والدین سے زیادہ تھا اور عصر کے بعد کے درس اس کے گواہ ہیں۔ احمدی طلباء کا مثالی کردار، ان کی گفتار، ان کا لباس اور رہن سہن، تعلیمی میدان میں ان کی نمایاں کامیابیاں اور جماعتی نظام میں ایک فعال رکن کی طرح خدمت کرنے والے خدام بنانا ان کی سب سے بڑی خواہش تھی۔ طلباء کی سہولت کے لئے آپ نے دارالحمد میں نیا فرنیچر، ان کی تفریح کے لئے ٹیلی ویژن، ان کی تربیت کے لئے ڈش اور ٹیلی فون جیسی اہم ضروریات بہم پہنچائیں۔

چوہدری صاحب زندگی کے آخری ایام تک جماعت کے پرانے بزرگوں کی طرح عبادت گذار اور موجودہ دور کے منتظم کی طرح باصلاحیت تھے۔ آپ ایک لمبا عرصہ مغلپورہ لاہور کی جماعت کے صدر رہے اور کئی ایک پہلوؤں سے جماعت کی بیداری و ترقی کا موجب ہوئے۔ دارالحمد کی ہمہ وقتی ذمہ داریوں کے علاوہ مکرم امیر صاحب ضلع لاہور کی طرف سے کئی اہم ذمہ داریاں آپ کو سونپی جاتیں جو بفضل تعالیٰ بطریق احسن انجام پاتیں۔

ہماری روح کی گہرائیوں سے یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے محسن و مربی کو اپنے حضور اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

ہم ہیں

جملہ طلباء اور انتظامیہ دارالحمد- لاہور

گرمی کے اثرات، ہیضہ اور ٹائیفائیڈ سے بچاؤ کی تدابیر

1- ننگے سر اور خالی پیٹ گرمی میں باہر نہ نکلیں۔ باہر جاتے وقت ابلا ہوا نمکین پانی ضرور پئیں۔

2- کھانا کھانے سے پہلے اور رفع حاجت کے بعد ہاتھ صابن سے دھوئیں۔

3- کھانے پینے کی اشیاء کو مکھیوں اور گرد و غبار سے محفوظ رکھیں۔

4- باسی کھانا، گلے سڑے یا کچے پھل اور سبزیاں ہرگز نہ کھائیں۔

5- برف کے گولے، قلفیاں اور غیر معیاری آئس کریم وغیرہ سے پرہیز کریں۔

6- لیموں ملا نمکین پانی بکثرت استعمال کریں۔

7- دست یا ہیضہ کی بیماری میں نمکول اور دیگر مائعات وافر مقدار میں استعمال کریں۔

8- نزدیک ترین ڈاکٹر سے فوری رابطہ کریں۔

ڈاکٹر خالد سیف اللہ خان

ڈائریکٹر جنرل صحت عامہ حکومت پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ واپڈا نے بجلی کے نرخوں میں 21 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ کمرشل نرخوں میں ساڑھے تیرہ فیصد زرعی سپلائی پر 19 فیصد اور دوسری قسموں میں 15 فیصد اضافے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ گھریلو صارفین کے لئے 50 یونٹ تک 10 فیصد اور اس سے زیادہ یونٹوں پر ساڑھے اکیس فیصد اضافہ ہو گا۔ صنعتی بجلی کے نرخ ساڑھے دس فیصد بڑھا دیئے گئے۔

○ ایم کیو ایم اور حکومت کے درمیان مذاکرات 11- جولائی کو ہوں گے۔ ایم کیو ایم مذاکراتی کمیٹی کے صدر مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ فیصلہ بدلا بھی جاسکتا ہے۔ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے جو حکومتی مذاکراتی وفد کے سربراہ ہونگے، فون پر بات کر کے مذاکرات کی تاریخ مقرر کی تاہم انہوں نے کہا کہ فیصلہ پر نظر ثانی بھی ہو سکتی ہے۔ بات چیت 11- جولائی کو شام سات بجے قومی اسمبلی کے کمیٹی روم میں ہوگی۔

○ کراچی میں ویرانی کا راج رہا۔ پولیس ہیڈ کوارٹر کے دروازے بھی بند کر دیئے گئے۔ 13- افراد ہلاک ہو گئے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں فائرنگ جاری رہی۔ روڈ ٹرانسپورٹ بھی بند ہے۔ اورنگی، کورنگی، ناظم آباد، لیاقت آباد اور رنچھوڑ لائن میں کشیدگی رہی۔

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی کا مسئلہ کچھ دو اور کچھ لو کے تحت حل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد بچوں کو بھی مار رہے ہیں۔ ہنگاموں سے غیر ملکی سرمایہ کاری متاثر نہیں ہوگی۔ انہوں نے ملائشیا میں پریس کانفرنس اور ایوان صنعت و تجارت سے خطاب کے دوران کہا کہ پاکستان میں سرمایہ کاری کرنے والے سرمایہ کار اپنا منافع اور سرمایہ باسانی واپس لے جاسکیں گے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ کراچی کے علاوہ بھی کئی بڑے شہر ہیں جہاں سرمایہ کاری ہو سکتی ہے۔ پاکستان بارہ کروڑ آبادی کا ایک بڑا ملک ہے۔ کراچی کے پانچ اضلاع میں سے صرف ایک میں ایم کیو ایم الطاف گروپ دہشت گردی میں ملوث ہے۔

○ خانیوال کے قریب ڈاکوؤں نے ایک ٹرین سے تنخواہوں کا کیش بکس چھین لیا جس میں ۱۰ لاکھ روپے تھے۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے بھاری نفری لے کر قریب کے جنگلات میں ڈاکوؤں کا پیچھا کیا پولیس مقابلہ میں چار ڈاکو ہلاک ہو گئے اور لوٹی ہوئی ساری رقم برآمد کرلی گئی۔

○ امریکی اخبار فنانشل ٹائمز نے کہا ہے کہ پاکستان کو مضبوط قیادت کی ضرورت ہے مگر اس کے امکانات کم ہیں۔ ایم کیو ایم کو قومی سطح پر تسلیم کئے بغیر کراچی میں گڑبڑ رہے گی۔

○ بالائی علاقوں میں مسلسل بارشیں ہونے سے چناب اور جہلم میں پانی کی سطح اونچی ہو رہی ہے۔ مرالہ اور منگلا کے مقام پر نچلے درجے کا سیلاب ہے۔ راولپنڈی اور گوجرانوالہ ڈویژن میں چار دن سے بارشیں ہو رہی ہیں۔ وسطی پنجاب میں بھی جلد بارش کا امکان ہے۔

○ حیدر آباد میں بھی گذشتہ روز گڑبڑ رہی۔ پھلیلی تھانہ پر دہشت گردوں کی فائرنگ سے کانسٹیبل ہلاک ہو گیا۔

○ اسرائیل نے بھارت کو ٹینک شکن میزائل اور دیگر جدید اسرائیلی ہتھیار فروخت کرنے کی پیش کش کی ہے۔

○ پاکستان اور ملائشیا کے درمیان 50 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کے معاہدوں کی دستاویزات پر دستخط کئے گئے ہیں۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے امریکہ کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ یہ دورہ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ کی ہدایت پر ملتوی کیا گیا ہے۔

○ بھارت سے حلال جانور اور مصنوعی انسانی اعضاء کی درآمد کی اجازت دے دی گئی ہے۔

○ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مسلم لیگ (ن) کے رکن صوبائی اسمبلی کی وفات سے خالی ہونے والی نشست پر الیکشن میں مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی میں سخت مقابلہ ہے۔

○ پنجاب میں اختیارات کی تقسیم کے نئے فارمولے کے تحت ایک وزارتی کمیٹی کے قیام کی تجویز دی گئی ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈر اور پنجاب کے وزیر بلدیات سید ناظم حسین شاہ نے کہا ہے کہ اگر ٹیم ہارتی ہے تو کیپٹن بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ ہمارے لیڈر نہیں پارٹنر اور کپتان ہیں۔ وہ عزت کرو اور کراؤ کی پالیسی اپنائیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پنجاب میں تبدیلی کا اثر مرکز پر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی اداروں کے ایڈمنسٹریٹر تبدیل کرنا قانونی حق ہے میں ایسا ضرور کروں گا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ پنجاب میں اس وقت عدم استحکام پیدا کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسائل کا حل احتساب ہے میں سب سے پہلے خود کو احتساب کے لئے پیش کرتا ہوں۔

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ برائے حصول "اشتہارات روزنامہ الفضل" جہاں کہیں بھی ہوں فوری طور پر بذریعہ فون دفتر الفضل میں رابطہ کریں۔
(مینجر الفضل)

مرض اٹھرا کے مشہور معالج حکیم نظام جان کے فرزند کے
دواخانہ محافظ صحت اوکاڑہ
کو خدمت کا موقع دیں۔ خالص اجزاء سے تیار شدہ ادویہ آپکو اسی دواخانہ سے دستیاب ہوں گی۔ اٹھرا کی گولیاں، زدجام عشق، ایچ کے این اولاد نرینہ وغیرہ۔ حکیم عطاء الرحمٰن علوی دواخانہ محافظ صحت کوٹھہ نہال سنگھ سٹریٹ اوکاڑہ

خوشخبری
سنگل جارجٹ، ڈبل جارجٹ، ٹرپل جارجٹ کے برقعے۔ نیا سٹاک آگیا ہے۔
اکبر احمد
مکان 32/4 دار الصدر غربی حلقہ قمر نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون نمبر 686

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا ماجد احمد
3½ تا 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

۱۹۱۱ء سے معروف حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مرض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634 فیکس: 0431-219065

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

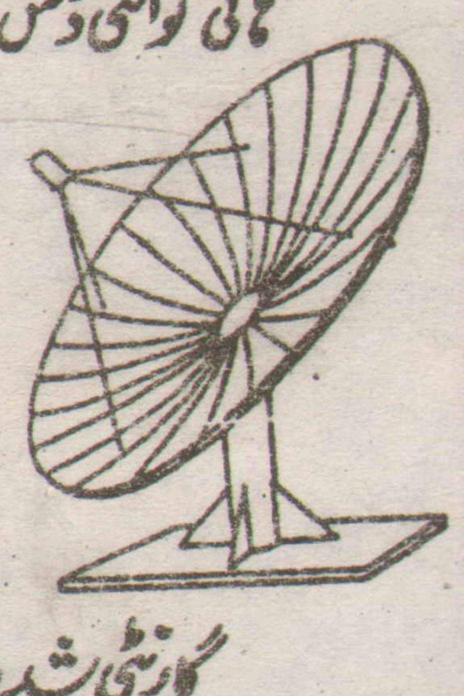
نامی کوالٹی ڈش
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹل ڈش اینٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان
گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649، گھر: 212300

حبوب مفید اٹھرا ۲۵/-، ۷۵/-
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-
تریاقِ معدہ ۱۵/-، ۲۵/-
روشن کاجل ۶/-
سرمہ جواہر ۱۰/-
ناصر دواخانہ ربوہ فون 04524-21434